مولای صل وسلم دائما ابدا　　**درسِ حدیث**　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

غرغرے کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی

گناہوں سے حبطِ عمل اور اُس کے درجے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 58 سائیڈ A 1986 - 05 - 02)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ کَانَتْ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءَ فِیْ قَلْبِہٖ اُس کے دل میں سیاہ نقطہ سا بن جاتا ہے فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ اگر وہ توبہ کرلے ''توبہ'' کا مطلب ہے گناہوں سے رُجوع کرلینا وَاسْتَغْفَرَ خدا سے مغفرت چاہنا معافی چاہنا صُقِلَ قَلْبُہٗ تو اُس کا دل صاف ہوجاتا ہے صیقل ہوجاتا ہے وَاِنْ زَادَ اگر وہ گناہ مزید کرتا ہی رہے زَادَتْ تو یہ سیاہی بھی بڑھتی رہتی ہے حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَہٗ حتی کہ وہ اُس کے دل کو ڈھانپ لیتی ہے، اُس وقت جب یہ حالت ہوجائے کہ دل کو ڈھانپ لے سیاہی اُس کو بتاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہ اُس کو قرآنِ پاک میں ''رَیْن'' کہا گیا ہے۔

اور اِرشاد ہے سُورۂ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ میں کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ اُن کے دلوں پر ''رَیْن'' کی کیفیت پیدا کردی ہے جو کام کرتے تھے اُن کاموں نے یعنی برائیوں نے جن سے اُنہوں نے توبہ نہیں کی اِستغفار نہیں کیا تھا اِس کی وجہ سے اِس حالت پر پہنچ گئے۔

''توبہ'' کا مطلب ہے بُرائی کو بُرائی سمجھ کر چھوڑ دینا خدا کی طرف رُجوع کرنا اور'' استغفار'' کا مطلب ہے خدا سے اُن کی معافی کو چاہنا۔ قرآنِ پاک میں جو آتا ہے کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اُور اِن کے درمیان حجاب ہوگا یہ حجاب میں رکھے جائیں گے اللہ کی رؤیت سے۔ تو یہ حالت توبہ نہ کرنے سے ہوتی ہے اُور اگر توبہ کرتا رہے تو پھر فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کہ وہ صاف ہوتی رہتی ہے۔ [1]

غرغرے کے وقت توبہ قبول نہیں ہوتی اُور اِس کی وجہ :

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جنابِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ [2] اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول فرماتے رہتے ہیں جب تک اُس کی غرغرے کی کیفیت نہ ہو، غرغرے کی کیفیت میں تو وہ عالَم نظر آنے لگتا ہے اُس کو یہاں سے غفلت ہوجاتی ہے وہی چیزیں سامنے نظر آتی ہیں تو اُس وقت اگر توبہ کرے گا تو وہ معتبر نہیں کیونکہ اُس وقت کی توبہ اُور اُس وقت کا اِیمان ایمان بالغیب نہیں ہے اُور قرآنِ پاک میں ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ اُس وقت تو دیکھ کر ایمان خود بخود ہی آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا ہے کہ میں بندوں کی توبہ قبول کرتا رہتا ہوں اُور یہ وعدہ ہوگیا اللہ کا کہ جب کوئی توبہ کرے گا تو وہ قبول فرمائے گا یہ اُس کا وعدہ ہے۔ مگر کب تک؟ مَالَمْ يُغَرْغِرْ جب تک غرغرے کی کیفیت نہ ہو، غرغرے سے مراد وہ عالَم روشن ہونا ہے جیسے قرآنِ پاک میں آتا ہے اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ملائکہ اُن سے پوچھتے ہیں جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنے آپ پر یعنی گناہ کے کام کیے ہیں اُور کہیں یہ آتا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ فرشتے ہاتھ دراز کیے ہوئے ہوتے ہیں کہ اپنی جان اِدھر لاؤ نکالو اُور وہ ہٹتا ہے پیچھے، تو یہ کیفیت اُن لوگوں کی ہے جو کفر پر ہیں معاذ اللہ۔ اُور ڈرایا یہی گیا ہے حدیث شریف میں کہ یہ گناہ جو ہیں یہ بڑھتے بڑھتے بڑھتے بڑھتے بہت دُور لے جاتے ہیں اُس کو، معاذ اللہ نفاق اُور کفر تک لے جاتے ہیں کیونکہ جب یہ بڑھتا ہی جائے گا اُور آدمی توبہ کرے گا ہی نہیں تو پھر وہ دُوسری طرف ہی نکل جائے گا۔

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۴

خاص مصیبتوں اَور بیماریوں سے پناہ :

کچھ مصیبتیں بھی ایسی ہیں جن میں بتایا گیا کہ اِن سے پناہ چاہنی چاہیے اللہ سے کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا اَوْ کَمَاقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یہ فقر بھی قریب ہے کہ کفر ہو جائے، خود پناہ مانگی ہے آپ نے قرض سے دَین سے وغیرہ۔ ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ آپ بہت زیادہ اِس سے پناہ مانگتے ہیں تو فرمایا کہ اِنسان جب مقروض ہو جاتا ہے زیر بار ہو جاتا ہے تو وعدہ بھی کرتا ہے تو جھوٹا وعدہ ہوتا ہے وَعَدَ فَاَخْلَفَ نہیں پورا کر سکتا۔

اَور بیماریوں سے بھی اللہ کی پناہ کا بتایا گیا ہے مثلاً سَیِّءِ الْاَسْقَامِ بُرے اَمراض سے، بڑھاپا تو کوئی بات نہیں بڑھاپے میں حواس نہ رہنا بہت بُری بات ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ پھر لوٹا کے بہت ہی بدترین عمر کے حصّے میں اُس کو پہنچا دیا جاتا ہے لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا ایسا دَور آتا ہے کہ جاننے کے بعد پھر ایسا ہو جاتا ہے جیسے کچھ نہیں جانتا اَور وَمَنْ نُّعَمِّرْہُ نُنَکِّسْہُ فِی الْخَلْقِ جس کی عمر بہت لمبی کر دیتے ہیں اُس کو پھر اُلٹا لوٹا دیتے ہیں اُس کی پیدائش کی طرف (بچہ کی طرح) بس پھر وہ کم عقلی کی طرف آجاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی ہے اِس سے اَور بتایا ہے کہ پناہ مانگو وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے عمر کے بدترین حصّے کی طرف لوٹایا جائے۔

بہت بہت بیمار ہو جاتے ہیں بہت بہت بوڑھے ہو جاتے ہیں کئی کئی سو سال کی عمریں ہوتی ہیں لیکن حواس صحیح رہتے ہیں تو یہ خدا کا اِنعام ہے اَور حواس صحیح نہ رہیں تو اُس سے پناہ چاہی ہے وہ ہے اَرْذَلِ الْعُمُرِ عمر طویل نہیں بلکہ اَرْذَلِ الْعُمُرِ سے مراد وہ ہے کہ جس میں حواس صحیح نہ رہیں لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْئًا جاننے کے بعد ایسے ہو جائے جیسے کچھ جانتا ہی نہیں یہ نہ ہونے پائے اِس سے پناہ مانگی ہے اِسی طرح بہت چیزیں بتائی گئی ہیں جو اِتنی ہیں کہ وہ اِسلام کے علاوہ کہیں اَور نہیں ہے کیونکہ یہ تعلیمات تو رسول اللہ ﷺ سے اَب تک محفوظ چلی آرہی ہیں اَور سب وہ ہیں جو قرآنِ پاک سے مطابقت رکھتی ہیں جو صحت کی دلیل ہے۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے توبہ بتلائی ہے اَور وہ اُس وقت سے پہلے پہلے بتلایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ جب تک غرغرے کی کیفیت نہ ہو وہ عالم نظر نہ آئے اُس وقت تک ایمان بھی معتبر ہے توبہ بھی معتبر ہے۔

گناہوں سے حبطِ عمل ہو جاتا ہے اَور حبطِ عمل کے درجے :

میں یہ ذکر کر رہا تھا کہ گناہ جو ہیں وہ لے جاتے ہیں کفر کی طرف جیسے کہ قرآنِ پاک میں کافروں کے بارے میں ہے کہ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اُن کے اعمال جو ہیں بے وزن ہو گئے ساقط الاعتبار ہو گئے اَور یہ بھی ہے کہ جو نبی ﷺ کی نافرمانی کرے گناہ کرے بے اَدبی کرے تو اُسے ڈرنا چاہیے اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تو یہ ''حبطِ عمل'' ایک لفظ ہے جو قرآنِ پاک میں آیا ہے اِس کی درجہ بندی کی ہے، حبطِ اعمال کا درجہ کم سے کم تو یہ ہے کہ جس طرح کسی عمل کو کرنا چاہیے آدمی اُس طرح نہ کرے اُسے، جس طرح انجام دینا چاہیے اُس طرح انجام نہ دے سکے یہ بھی ایک حبطِ عمل ہے نقصان ہے عمل میں اَور اِس سے آگے جو اَور درجات ہیں حبطِ عمل کے اُن میں خدا کے یہاں ایک اِحباط ''توقیفی'' بھی ہوتا ہے وہ اس طرح کہ اُس کے سارے کام بے کار گئے ایسے کہ اُس کو ایک جگہ ٹھہرا دیا گیا سزاءً کھڑا کر دیا گیا روک دیا گیا۔ اور ''تعذیبی'' بھی ہوتا ہے وہ ایسے ہوتا ہے کہ اُس کی نیکیاں اِکارت گئیں معاذ اللہ اَور اِتنی کہ تعذیب کا نمبر آیا گویا احباطِ تعذیب ہو گیا کہ اُس میں خدا کی طرف سے گرفت کی جائے اَور عذاب میں مبتلا رہے معاذ اللہ، تین تو یہ ہو گئے چوتھا جو بنتا ہے درجہ وہ ہے ''احباطِ کلی''۔ احباطِ کلی کا مطلب تو یہ ہے کہ بالکل عمل ختم، کچھ رہا ہی نہیں اِس کا مطلب یہ ہے کہ معاذ اللہ رفتہ رفتہ رفتہ ہوتے ہوتے اِتنا وہ بڑھ گیا کہ ایمان سے نکل گیا تو یہ احباطِ کلی ہوگا۔ یہ بہت بڑی اَور بہت خطرناک چیز ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کے حبطِ عمل سے پناہ میں رکھے اپنے فضل و کرم سے۔ مبتلا تو سب ہیں کسی نہ کسی قسم کے حبطِ عمل میں باقی اللہ کی گرفت نہ ہو اَور رحمت رہے شاملِ حال تو پھر وہ بچ جاتا ہے۔

یہاں یہ بتلایا گیا کہ جس نے کتنے بھی گناہ کر لیے ہوں لیکن وہ توبہ کی طرف آ رہا ہے اَور اَبھی زندگی باقی ہے ایک دن بھی باقی ہے ایک گھنٹہ بھی باقی ہے آدھا گھنٹہ پانچ منٹ بھی باقی ہیں توبہ کر سکتا ہے جب توبہ کرے گا تو قبول ہو جائے گی مَالَمْ يُغَرْغِرْ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ شیطان نے کہا ہے وَعِزَّتِكَ يَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ خداوندِ کریم تیری عزت کی قسم اے پروردگار میں تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک اُن کی رُوحیں اُن کے جسموں میں رہیں گویا زندگی بھر تو اللہ تعالیٰ نے اِس کے بالمقابل اپنی رحمت کا وعدہ فرمایا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِیْ

وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ اپنی عزت اپنے جلال اَور اپنے مکان کی بلندی کی قسم ہے لَااَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَااسْتَغْفَرُوْنِیْ [1] تو جب تک وہ اِستغفار کرتے رہیں گے میں اُن کو بخشتا ہی رہوں گا تو اِستغفار بہت بڑی چیز ہے۔ ''توبہ'' یعنی گناہ سے رُجوع کرنا'' اِستغفار'' یعنی خدا سے معافی اَور اُس کی رحمت طلب کرنا یہ نہایت ضروری ہے۔ [2]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمتوں سے نوازے دُنیا اَور آخرت میں، آمین۔ اختتامی دُعاء......

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۲۰۴ [2] ان سے مراد وہ گناہ ہیں جو حقوق اللہ سے متعلق ہوتے ہیں اور جو گناہ بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتے ہوں اُن میں صرف دل میں ندامت اور اعتراف کافی نہیں ہے جس بندہ کا حق تلف کیا اور اُس کے ساتھ ظلم وزیادتی کی ہو اُس کو اُس کا حق ادا کرنا یا اُس سے معاف کرانا بھی ضروری اور لازمی ہے اِس کے بغیر اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرماتے۔ (محمود میاں غفرلہٗ)